عقیدہ ختم نبوت ازروئے احادیث مع قادیانی مغالطوں کا ازالہ

The Believe in the Finality of Prophethood According to the Hadiths and the Correction of the Qadiani Fallacies

Kashif Ali
M.Phil Scholar Islamic Research Center
Bahauddin Zakariya University, Multan
E-mail: ali03144111211@gmail.com
Dr. Faridah Yousuf
Associate Professor Department of Islamic Studies
Bahauddin Zakariya University Multan

Abstract

The belief in the finality of prophethood is the most important and fundamental belief of Islam. The entire edifice of the religion of islam is based on this belief. It has been openly declared in more than a hundred verses of the Holy Qur'an that the Prophet, peace and blessings be upon him, is the last prophet and messenger until the Resurrection. It is to be remembered that the first consensus of this ummah was that the claim of prophethood is death and death is obligatory, and the ummah has followed this first consensus until today and has maintained this tradition. In the last century, intellectuals and intellectuals worked continuously to make the Muslim Ummah aware of the reality of Qadianism.Because One of the problems facing the Muslim Ummah is Qadianism The Qadianis are misguiding the Muslims by giving wrong interpretations of the Hadiths. In this article,these wrong interpretations have been accounted for.So that Muslims can protect their faith. Finally Suggestions and recommendations have also been presented.

Keywords: Ahamadiyyat, Qadianiat, Ahamadism, Qadianism

عقیدہ ختم نبوت ازروئے احادیث مع قادیانی مغالطوں کا ازالہ

حضرت محمد کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ختم نبوت کا جو مفہوم بیان فرمایا، اس بارے میں اگر تمام احادیث کو جمع کیا جائے تو ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہاں اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف چند ایسی احادیث مبارکہ نقل کی گئی ہیں جو ختم نبوت کے مفہوم کو بیان کرنے میں ایسی صریح، واضح اور مستند ہیں کہ ان کے اندر کسی تاویل کی گنجائش نہیں اور جن کی صحت پر بھی کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی اپنی مرضی کی تاویلیں کرکے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے ہیں قادیانی تاویلیں اور ان کا قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر1: قال ابوحازم فسمعته يحدث عن النبی ﷺقال: بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي لا نبي بعدي سيكون خلفاء فيكثرون فوا ببيعة الأول فالأول أعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم

ترجمہ: ابوحازم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست (یعنی ان کے امور کی دیکھ بھال) ان کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر (سن لو! میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ضرور ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی خلیفہ ہو جائے۔ (اور تم نے اس سے بیعت کرلی ہو) تو اس سے کی ہوئی بیعت پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو پہلے ہو اس کی بیعت پوری کرو۔ انہیں ان کا حق دو۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ انہوں نے اپنی رعایا کا حق کیسے ادا کیا؟"[1]

سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ ہیں: "انه ليس كاين بعدى نبى فيكم"

ترجمہ: بے شک میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی نہیں بننے والا۔[2]

اس حدیث کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

قوله تسوسهم الانبياء ای انهم كانوااذاظهرفيهم فسادبعث الله لهم نبيايقيم لهم امرهم ويزيل ماغيروامن احكام النوراة۔

جب بنی اسرائیل میں کوئی فساد ظاہر ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کے لیے کوئی نہ کوئی نبی بھیج دیتے تھے جو ان کے معاملے کو درست کرے اور ان تحریفات کو دور کرے جو انہوں نے تورات میں کی ہوئی تھیں۔[3]

قادیانی استدلال: حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل میں نبی سیاست کرتے رہے مگر میرے بعد خلفاء ہونگے۔ اس حدیث میں سیکون کا لفظ وارد ہے جس کے معنی ہیں عنقریب میرے بعد خلفاء ہونگے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امت میں خلافت اور نبوت جمع نہ ہوگی۔ جو بادشاہ خلیفہ ہوگا نبی نہ ہوگا اور جو نبی ہوگا وہ خلیفہ نہ ہوگا۔

جواب: حدیث شریف کے الفاظ صاف ہیں کہ بنی اسرائیل کے بادشاہ نبی ہوتے تھے جب ایک فوت ہوتا تھا تو دوسرا اس کا قائم مقام بادشاہ بن جاتا تھا۔ اب اس تقریر سے خیال پیدا ہوتا تھا کہ پھر آنحضرت ﷺ کے بعد بھی بادشاہ ہونگے جو آپ کے جانشین ہو کر نبی کہلائیں گے۔

حضور ﷺ نے اس خیال کو یوں حل کیا کہ چونکہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا اس لئے میرے بعد میرے جانشین صرف خلفاء ہونگے جو عنقریب عنان خلافت سنبھالیں گے اور پھر بکثرت ہونگے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت بند اور انتظام ملکی کے لئے خلافت جاری ہوگی۔

اس خلافت کے مسئلہ کو دوسری جگہ یوں بیان فرمایا:

"تکون النبوة فیکم ماشاء الله ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ماشاءالله ثم تکون ملکاعاضافیکون ماشاءالله ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة"[4]

ترجمہ: رہے گی میری نبوت تمہارے اندر جب تک خدا چاہے۔ پھر ہو گی خلافت، منہاج نبوت پر۔ اس کے بعد بادشاہی ہو جائے گی۔ پھر خلافت منہاج نبوت پر ہو گی۔ یعنی امام مہدی کے زمانہ میں۔ یعنی جس طریقہ پر امور سیاسیہ کو حضور پاک ﷺ نے چلایا اسی طرح حضور ﷺ کی سنت کے مطابق آخری زمانہ میں امام مہدی چلائیں گے۔

ثابت یہ ہوا کہ نبوت منقطع ہو چکی ہے اور اس انقطاع کے بعد ایک چیز یقیناً باقی ہے اور وہ خلافت ہے۔ دیگر یہ کہ اسی حدیث میں آپ ﷺ کے بعد فوراً خلافت کا منہاج نبوت پر ہونا مذکور ہے اور اس سے مراد بالخصوص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہے۔ ان زمانوں میں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق عمل ہوتا رہا۔ اور یہ امر مسلم ہے کہ یہ چاروں حضرات نبی نہ تھے۔ اور نہ ان میں سے کسی نے نبوت کا دعوی کیا۔ پس یہ حدیث اجرائے نبوت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔

حدیث نمبر2: عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاء

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"میری اور دوسرے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اس کی ہر چیز مکمل کی مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اس کی عمدگی پر اظہار حیرت کرتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کی جگہ پُر کیوں نہ کر دی گئی؟"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں، میں آیا تو میں نے سلسلۂ انبیاء کا خاتمہ کر دیا۔"[5]

ایک اور روایت میں اس حدیث کے آخری الفاظ ہیں: " فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ"

ترجمہ: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔[6]

اس روایت میں ختمت الانبیاء اور خاتم النبیین کے الفاظ کا سوائے اس کے کوئی معنی نہیں ہو سکتا کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی سلسلۂ انبیاء کا خاتمہ ہو گیا اور قصر نبوت مکمل ہو گیا اب کوئی نیا نبی قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ اب مزید کسی نئی اینٹ کی ضرورت ہی نہیں۔

قادیانی اعتراض نمبر1: اس حدیث میں تو سابقہ انبیاء کا ذکر ہے بعد میں آنیوالے نبیوں کا ذکر نہیں کیا گیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے " خَتَمْتُ الْأَنْبِيَاء "فرما کر ختم نبوت پر مہر لگادی، حضور ﷺ نے پہلے سے بتادیا تھا کہ میرے بعد کذاب و دجال اور مدعی نبوت پیدا ہونگے جن میں سے کوئی تو عذر کرے گا کہ میرا نام "لا" ہے اور میری نبوت تو حدیث سے ثابت ہے کہ حدیث میں آیا ہے "لَانَبِيَّ بَعْدِیْ" اور کوئی عورت یہ دعویٰ کرے گی کہ حدیث میں "لَانَبِيَّ بَعْدِیْ" ہے """لَانَبِيَّةَ بَعْدِیْ"""نہیں یعنی کوئی مرد نبی نہیں ہو گا میں تو عورت ہوں مجھے نبوت مل سکتی ہے۔

اور کوئی یہ عذر کرے گا کہ دور محمدیہ میں نبوت ختم ہے نئی کتاب اور شریعت خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔(جیسا کہ بہائی مذہب والے کہتے ہیں)اور کوئی عذر کرے گا کہ شریعت والی نبوت ختم ہے۔بغیر شریعت کے نبی آسکتا ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے کہا اور کوئی یہ عذر کرے گا کہ حدیث میں پہلے نبیوں کا ذکر ہے بعد کا نہیں۔ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھ کر اللہ تعالی نے اپنے نبی کی زبان سے آیت کی وہ تفسیر کرائی جس سے تمام دجالوں کی تاویلات:"هَبَاءً مَّنْثُوْرًا"ہو جائیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خاتم النبیین ہونا ان معنوں سے ہے کہ جس طرح ایک محل بنایا جائے۔جس کی تکمیل میں صرف ایک اینٹ کی کسر ہو۔سو اسی طرح یہ سلسلہ انبیاء کا ہے جس میں کتاب والے آئے اور بلا کتاب والے بھی۔یہ روحانی انبیاء کا سلسلہ چلتا ہوا اس مقام پر پہنچا کہ صرف ایک ہی نبی باقی رہ گیا۔سو وہ نبی میں ہوں۔جس کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہو گا۔اس مثال سے جملہ دجال و کذاب اشخاص کی تاویلات واہیہ تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتی ہیں۔نہ تشریعی و غیر تشریعی کا عذر نہ عورت و مرد کا امتیاز۔نہ پہلے اور پچھلوں کا فرق۔ محل نبوت تمام ہو گیا۔نبوت ختم ہو گئی اب بعد میں پیدا ہونے والے بموجب حدیث،سوائے دجال و کذاب کے اور کسی خطاب کے حقدار نہیں۔

قادیانی اعتراض نمبر2: بعض روایات میں لفظ"مِنْ قَبْلِیْ"موجود ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب انبیاء کی مثال نہیں بلکہ گذشتہ انبیاء کی مثال ہے۔نیز اس روایت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جس قسم کے پہلے نبی آیا کرتے تھے۔اس قسم کے نبی اب ہر گز نہیں آئیں گے۔جیسا کہ "مِنْ قَبْلِیْ" ظاہر کرتا ہے۔

جواب: چونکہ سب انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ سے پہلے گزر چکے ہیں۔اس لئے "مِنْ قَبْلِیْ" بولا گیا ہے۔ نیز جملہ "ختم بی النبیان وختم بی الرسل" اجرائے نبوت کی فقط نفی کرتا ہے۔دوسرے یہ کہ حدیث:"مِنْ قَبْلِیْ" کے الفاظ خصوصیت سے قابل غور ہیں۔جن سے انبیاء کا عموم بتلایا گیا ہے۔اور جملہ "ختم بی الرسل" اور "اناالبنة و اناخاتم النبيين"اور"فجئت اناو اتممت تلك اللبنة"اس کی پوری تشریح کررہے ہیں کہ شرعی یا غیر شرعی نبوت کی ہر قسم کی آخری اینٹ میں ہوں اور نبیوں کا اور ہر قسم کی نبوت کا ختم کرنے والا ہوں۔میرے آنے سے وہ کمی پوری ہو گئی جو ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی۔اب کسی قسم کے نبی پیدا نہیں ہونگے۔

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ پہلے صرف بلاواسطہ نبی ہوتے تھے اور اب آنحضرت ﷺ کی وساطت سے ہوا کریں گے؟ اور خدا تعالیٰ کی سنت کی تبدیلی اور استثناء کس حرف سے معلوم ہوا؟

مرزا نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور جامع الکمالات بھی

ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را بروشد اختتام[7]

ہر نبوت ختم کا کیا معنی؟ اب مرزائی مرزا قادیانی پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں۔

قادیانی اعتراض نمبر 3: جب نبوت کے محل میں کسی نبی کی گنجائش نہیں رہی تو پھر آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟

جواب: خاتم الاولاد (سب سے آخر میں پیدا ہونے والا) اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلی اولاد کا صفایا ہو چکا ہے۔ اور سب مر گئے ہیں۔ اسی طرح خاتم النبیین سے کیسے سمجھ لیا گیا کہ تمام انبیاء سابقین پر موت طاری ہو چکی ہے؟ بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو یہ عہدہ نبوت نہیں دیا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کے بعد عہدہ نبوت نہیں ملا۔ بلکہ آپ ﷺ سے پہلے مل چکا ہے اور وہ اس وقت سے آخر عمر تک برابر اس وصف کے ساتھ متصف ہیں۔ تو آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے اور نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں کیا تعارض ہے؟

قادیانی اعتراض نمبر 4: نبی ﷺ کو محل کی ایک اینٹ قرار دینا آپ ﷺ کی توہین ہے۔

جواب: اگر کوئی شخص یہ کہے، فلاں شخص شیر ہے۔ تو کیا یہی مطلب ہے کہ وہ جانور ہے۔ جنگلوں میں رہتا ہے۔ اس کی دم بھی ہے اور بڑے بڑے ناخنوں اور بالوں والا ہے۔ کیا خوب یہ مبلغ علم و فہم؟۔ نبی ﷺ نے ایک مثال سمجھانے کے لئے دی ہے۔ اور اس میں توہین کہاں آگئی؟۔ اگر یہ توہین ہے تو پھر مرزا قادیانی بھی اس توہین کے مرتکب ہوا ہے یعنی یہی مثال مرزا نے دی ہے کہ: "جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں؟"[8]

اس توہین کا جو جواب مرزائی دیں وہی ہماری جانب سے تصور کر لیں۔

حدیث نمبر 3: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

1) مجھے جامع کلمات عطاء کیے گئے ہیں۔

2) رعب و دبدبہ کے ساتھ میری نصرت کی گئی ہے۔

3) مال غنیمت میرے لیے (بشمول امت) حلال کیا گیا ہے۔
4) میرے لیے (بشمول امت) ساری کی ساری زمین مسجد اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔
5) میں پوری دنیا کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔
6) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔[9]

اس حدیث میں آپ ﷺ نے اسے اپنی فضیلت بتایا ہے کہ آپ پر سلسلۂ انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا، ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنے سے آپ کی یہ فضیلت نہ رہے گی۔

حدیث نمبر4: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

ترجمہ: "ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے مل جائیں اور بتوں کی پرستش کریں اور میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا۔"[10]

قادیانی اعتراض نمبر1: تیس دجال کی تعیین بتاتی ہے کہ بعد میں کچھ سچے بھی آئیں گے۔

جواب: تیس کی تعیین اس لئے ہے کہ کذاب ودجال صرف تیس ہی ہونگے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ "لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون دجالون کلهم یزعم انه رسول الله"[11] (قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال وکذاب پیدا نہ ہولیں) صاف دلیل ہے کہ قیامت تک تیس ہی ایسے ہونے والے ہیں ان سے زیادہ نہیں۔ خود مرزا قادیانی بھی مانتا ہے کہ یہ قیامت تک کی شرط ہے۔

"آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا کے آخر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہونگے "[12] باقی رہا یہ کہ کچھ سچے بھی ہونگے سو اس کے جواب میں وہی الفاظ کافی ہیں جو آپ ﷺ نے دجالوں کی تردید میں ساتھ ہی اس حدیث میں فرمائے ہیں "لانبی بعدی "میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

قادیانی اعتراض نمبر2: یہ دجال آج سے پہلے پورے ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی شرح "اکمال الاکمال" میں امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد نے لکھا ہے۔

جواب: حدیث میں قیامت تک شرط ہے۔ یہ اکمال الاکمال والے کا ذاتی خیال ہے جو سند نہیں۔ بعض دفعہ ایک چھوٹے دجال کو بڑا سمجھ لیا جاتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے اپنے خیال کے مطابق تعداد پوری سمجھ لی۔ حالانکہ

مرزا قادیانی کے دعوٰی نبوت نے وضاحت کر دی کہ ابھی اس تعداد میں کسر باقی تھی۔

مزید بر آں حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس سوال کو حل کرتے ہوئے فرمایا:

"وليس المرادبالحديث من ادعى النبوة مطلقاً فانهم لايحصون كثرة لكون غالبهم ينشالهم ذلك عن جنون وسوداء و انما المرادمن قامت له الشوكة۔"[13]

اور ہر مدعی نبوت مطلقااس حدیث سے مراد نہیں اس لئے کہ آپ ﷺ کے بعد مدعی نبوت تو بے شمار ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ بے بنیاد دعوٰی عموماً جنون یا سوداء سے پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس حدیث میں جن دجالوں کا ذکر ہے وہ وہی ہیں جن کی شوکت قائم ہو جائے اور جن کا مذہب مانا جائے اور جن کے متبع زیادہ ہو جائیں۔

اور ملاحظہ ہو ایک طرف تو بحوالہ کمال الاکمال آج سے چار سو برس قبل تیس دجال کی تعداد ختم لکھی ہے۔ مگر آگے چل کر بحوالہ "حجج الکرامہ مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خان لکھا ہے کہ:

"آنحضرت ﷺ نے جو اس امت میں تیس دجالوں کی آمد کی خبر دی تھی وہ پوری ہو کر ستائیس کی تعداد مکمل ہو چکی ہے۔"[14] گویا کمال الاکمال والے کا خیال غلط تھا۔ اس کے ساڑھے تین سو برس بعد تک بھی صرف ستائیس دجال و کذاب ہوئے ہیں۔ بہت خوب۔ حدیث میں تیس کی خبر ہے۔ جس میں بقول نواب صاحب مسلمہ شمار 27 ہو چکے ہیں۔ اب ان میں ایک متنبی مرزا قادیانی کو ملائیں تو بھی ابھی دو کی کسر باقی ہے۔"

یہاں تک تو مرزائی وکیل نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ کا فرمان مانتے ہوئے جواب دیئے۔ مگر چونکہ اس کا ضمیر گواہی دیتا ہے کہ جواب خواہ مخواہ کی کھینچ تان ہے جسے کوئی دانا قبول نہیں کر سکتا۔ اس لئے آگے چل کر عجیب دجالانہ صفائی دی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ آہ! صحاح ستہ خاص کر صحاح میں بھی سب کی سردار کتاب بخاری و مسلم کی حدیث اور ضعیف؟

حدیث نمبر5: حَدَّثَنَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

ترجمہ: "سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے سنا انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادے گا، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں، لوگوں کو میرے پیچھے حشر کے میدان میں لایا جائے گا اور میں عاقب (آخر میں آنے والا) ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔"[15]

قادیانی استدلال: حدیث "انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی" میں قادیانی کہتے ہیں کی نفی راوی کا اپنا خیال ہے۔ حضور ﷺ کی زبان سے ثابت نہیں۔

جواب: یہ غلط ہے جس کسی نے کہا ہے خود اس کا یہ خیال ہے ورنہ حدیث میں کوئی تفریق نہیں۔ عاقب کے یہ معنی خود رسول اللہ ﷺ نے کئے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں "وفی روایۃ سفیان بن عیینۃ عند الترمذی وغیرہ بلفظ الذی لیس "سفیان بن عیینہ کی مرفوع حدیث میں امام ترمذی وغیرہ کے نزدیک یہ لفظ ہے۔ میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ عاقب کی تفسیر میں جو الفاظ وارد ہیں وہ کلمات مرفوع ہیں۔ آنحضرت ﷺ خود ہی فرماتے ہیں۔

حدیث عاقب کی تشرح از ملا علی قاری ملاحظہ فرمائیں:

"والعاقب الذی لیس بعدہ نبی قیل ھذاقول الزھری وقال العسقلانی ظاھرہ انہ مدرج لکنہ وقع فی روایۃ سفیان بن عیینۃ عندالترمذی ای فی الجامع بلفظ الذی لیس بعدنبی"[16]

لہٰذا ثابت ہوا کہ عاقب کی تفسیر میں جو الفاظ وارد ہیں وہ کلمات مرفوع ہیں۔

مزید برآں شمائل کی شرح (جو جمع الوسائل شرح الشمائل مصری ملا علی قاری کے حاشیہ پر لکھی ہوئی ہے) کرتے ہوئے علامہ عبدالرؤف المناوی المصری نے متن میں "بعدی" کو نقل فرمایا ہے۔

اسی طرح چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبدالبر نے روایت مذکور پوری نقل فرمائی ہے:

"قال۔۔۔و اناالخاتم اللہ بی النبوۃ و اناالعاقب فلیس بعدی نبی"[17]

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں خاتم ہوں اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم کر دی ہے اور میں عاقب ہوں۔ پس میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسی طرح چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاض بھی لکھتے ہیں: "وفی الصحیح اناالعاقب الذی لیس بعدی نبی"[18]

ایسا ہی خازن (سورۃ الکہف) میں ہے: "اناالعقاب الذی لیس بعدی نبی" کتابوں (شفاء کتاب الاستعیاب، خازن، فتح الباری اور شرح الشمائل) میں لفظ بعدی موجود ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر نبوی ہے۔[19]

تشریح لفظ عاقب از علامہ ابن قیم:

"والعاقب الذی جاء عقب الانبیاء فلیس بعدہ نبی فان العاقب ھوالاخرفھوبمنزلۃ الخاتم ولھذاسمی العاقب علی الاطلاق ای عقب الانبیاء جاء عقبھم"[20]

حدیث نمبر6: عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنْ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی لہذا میرے بعد نہ اب کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ انس کہتے ہیں یہ بات لوگوں پر گراں گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا البتہ بشارتیں باقی ہیں، صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول بشارتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہیں۔"[21]

قادیانی استدلال: نیک خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ جوامت محمدیہ میں باقی ہے۔ اسی جز کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور ایسے نبی آسکتے ہیں۔

جواب: اگر ایک اینٹ کو مکان، نمک کو پلاؤ، اور ایک دھاگہ کو کپڑا اور ایک رسی کو چارپائی نہیں کہہ سکتے ہیں تو نبوت کے 46 ویں جز کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ ایک بدیہی امر ہے۔

حدیث نمبر7: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا، فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ، فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ، فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ، وَإِلَّا، فَاسْتَكَّتَا

ترجمہ: "سعید بن مسیب نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تمہارا میرے ساتھ وہی مقام ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کیساتھ تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"[22]

ملاحظہ فرمایئے! حضور ﷺ جنگ کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضرت علی کو اپنے پیچھے چھوڑتے ہیں۔ حضرت علی کو اس بات کا ملال ہے کہ مجھے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اے علی! میں تجھے کسی مغائرت کے سبب نہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں بلکہ اپنے بعد اپنا جانشین بنا کر جا رہا ہوں۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا جانشین اور خلیفہ ہارون علیہ السلام کو بنا کر گئے تھے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہارون علیہ السلام نبی تھے، تم نبی نہیں ہو۔ امر مقدر یوں ہی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر8: " حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: (إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ

عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا، وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ)"[23]

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے فرزند ابراہیم کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا اور فرمایا: "اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہے اور اگر وہ زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اور اگر وہ زندہ رہتا تو ان کے ننہال کے قبطی آزاد ہو جاتے، پھر کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاتا۔

قادیانی استدلال: "لوعاش(ابراہیم)لکان صدیقانبیا" اس سے قادیانی استدلال کرتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی بنتے۔ بوجہ وفات کے حضرت ابراہیم نبی نہیں بن سکے۔ ورنہ نبی بننے کا امکان تو تھا۔

جواب: حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی بننا ہوتا تو آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم زندہ رہتے۔ گویا آپ ﷺ کے صاحبزادہ کا انتقال ہی اس لئے ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہیں بننا تھا۔ اس لئے فرمایا کہ رحمت دوعالم ﷺ کے بعد اگر آپ کے بیٹے ابراہیم زندہ رہتے اور جوانی کی عمر کو پہنچتے تو دو صورتیں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ نبی بنتے، تو یہ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے منافی تھا۔ دوسرے یہ کہ نبی نہ بنتے تو پھر یہ سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نبی بنے تو آپ ﷺ کا بیٹا کیوں نبی نہیں؟ گویا اللہ رب العزت کی حکمت بالغہ نے آپ ﷺ کے صاحبزادوں کا بچپن میں انتقال ہی اس لئے کر دیا کہ نہ آپ ﷺ کی ختم نبوت پر حرف آئے اور نہ آپ ﷺ کی ذات پر کوئی اعتراض آئے۔ خلاصہ یہی نکلا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہی ختم نبوت کی وجہ سے ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی بننا ہی نہیں تھا۔

حضرت انس سے سدی نے دریافت کیا کہ حضرت ابراہیم کی عمر بوقت وفات کیا تھی؟ آپ نے فرمایا "ماملاء معهده ولوبقی لكان نبياليكن لم يبق لان نبيكم آخرالانبياء"[24] وہ تو گہوارہ کو بھی نہ بھر سکے (یعنی بچپن میں ہی انتقال کر گئے) اگر وہ باقی رہتے تو نبی ہوتے لیکن اس لئے باقی نہ رہے کہ تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔

مختلف قادیانی استدلالات اور انکے جوابات:

حدیث: "ولاتقولوالانبی بعده":

قادیانی استدلال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "قولواخاتم النبيين ولاتقولوالانبی بعده"[25] اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک نبوت جاری ہے۔

جواب نمبر 1: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اس قول کی نسبت بے اصل اور بے سند، باطل اور مردود ہے۔ دنیا کی کسی کتاب میں اسکی سند مذکور نہیں ہے۔ ایک بے سند قول سے نصوص قطعیہ اور احادیث

متواترہ کے خلاف استدلال کرنا سراپا دجل و فریب ہے۔

جواب نمبر2: رحمت دوعالم ﷺ فرماتے ہیں: "اناخاتم النبیین لانبی بعدی "حضرت عائشہ کا قول صریحاً اس فرمان نبوی کے خلاف ہے۔اس تعارض میں یقیناً قول نبی کو ترجیح دی جائے گی۔پھر حدیث "لانبی بعدی "متعدد صحیح اسناد سے مذکور ہے جبکہ قول عائشہ کی سند ہی نہیں تو صحیح حدیث کے مقابلہ میں یہ کیسے حجت ہو سکتا ہے۔

جواب نمبر3: خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "لم یبق من النبوت شئی الاالمبشرات "[26] تو اس واضح فرمان کے بعد اس بے سند قول کو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرنے کا کوئی جواز ہی نہیں باقی رہتا۔

جواب نمبر4: قادیانی دجل و فریب ملاحظہ ہو: کہ مجمع البحار سے نقل کرتے وقت قادیانی صرف آدھی بات نقل کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔اگر پوری بات نقل کریں تو دنیا ان کے استدلال پر تھو تھو، کرے گی۔غور فرمایئے اسی سے آگے روایت میں یہ جملہ بھی ہے "ھذاناظرالی نزول عیسیٰ علیہ السلام "[27] اب اگر ان کا، یا حضرت مغیرہ کا قول "حسبک اذاقلت خاتم الانبیاء "وغیرہ آتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ان سب کا مقصد یہی ہے کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ہاں !خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا۔اس لئے عیسیٰ علیہ السلام "ممن نبی قبلہ "وہ آپ ﷺ سے پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں۔

جواب نمبر5: اس قول میں بعدہ خبر کے مقام پر آیا ہے اور خبر افعال عامہ یا افعال خاصہ سے محذوف ہے۔اس لئے اس کا پہلا معنی یہ ہو گا "لانبی مبعوث بعدہ "حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔مرقات حاشیہ مشکوۃ شریف پر یہی ترجمہ مراد لیا گیا ہے جو صحیح ہے۔دوسرا معنی ہو گا۔"لانبی خارج بعدہ "حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور نہیں ہو گا۔یہ معنی غلط ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔حضرت مغیرہ نے انہیں معنوں کے اعتبار سے "لاتقولوا لانبی بعدہ "میں ممانعت فرمائی ہے جو سو فیصد ہمارے عقیدہ کے مطابق ہے۔تیسرا معنی ہو گا "لانبی حی بعدہ "اس معنی کے اعتبار سے حضرت عائشہ نے "لاتقولوالانبی بعدہ "میں ممانعت فرمائی ہے۔اس لئے کہ خود ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی روایات منقول ہیں۔اور ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں جو آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

حدیث: مسجدی آخر المساجد:[28]

قادیانی استدلال: حضور ﷺ نے فرمایا: "مسجدی آخرالمساجد ""میری مسجد آخری مسجد ہے "ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی مسجد کے بعد دنیا میں ہر روز مسجدیں بن رہی ہیں۔تو آپ ﷺ کے آخر النبیین کا بھی یہی

مطلب ہو گا کہ آپ ﷺ کے بعد نبی بھی بن سکتے ہیں۔

جواب: یہ اشکال بھی قادیانی دجل کا شاہکار ہے اس لیے کہ جہاں "مسجدی آخرالمساجد" کے الفاظ احادیث میں آئے ہیں وہاں روایات میں "آخرالمساجدالانبیاء" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت مبارکہ تھی کہ وہ اللہ رب العزت کا گھر (مسجد) بناتے تھے۔ تو انبیاء کرام کی مساجد میں سے آخری مسجد "مسجد نبوی ﷺ" ہے۔ یہ ختم نبوت کی دلیل ہوئی نہ کہ اجرائے نبوت کی۔ "الترغیب والترہیب" میں "آخر المساجد الانبیاء" کے الفاظ صراحت کے ساتھ مذکور ہیں۔ نیز "کنزالعمال میں بھی ص256، ص6، باب فضل الحرمین" میں حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے۔ "عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ اناخاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجدالانبیاء"

حدیث: انک خاتم المھاجرین: [29]

قادیانی استدلال: حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا: "اطمئن یاعم فانک خاتم المھاجرین فی الھجرة کمااناخاتم النبیین فی النبوة" اگر حضرت عباس کے بعد ہجرت جاری ہے تو حضور ﷺ کے بعد نبوت بھی جاری ہے۔

جواب: قادیانی اس روایت میں دجل وفریب سے کام لیتے ہیں۔ اصل واقعہ یہی ہے کہ حضرت عباس مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ روانہ ہوگئے تھے۔ مکہ مکرمہ سے چندہی میل کا سفر کئے تھے کہ دیکھا، حضور ﷺ مدینہ طیبہ سے دس ہزار قدسیوں کا لشکر لیکر مکہ شریف فتح کرنے کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ راستہ میں ملاقات ہوئی تو حضرت عباس نے افسوس ظاہر فرمایا کہ میں ہجرت کی فضلیت سے محروم رہا۔ حضور ﷺ نے حضرت عباس کو تسلی اور حصول ثواب کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔ اس لئے کہ مکہ مکرمہ سے واقعی ہجرت کرنے والے آخری مہاجر حضرت عباس تھے۔ کیونکہ ہجرت دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف کی جاتی ہے۔ مکہ مکرمہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھوں ایسا فتح ہوا جو قیامت کی صبح تک دارالاسلام رہے گا۔ تو مکہ مکرمہ سے آخری مہاجر حضرت عباس ہوئے۔ لہٰذا آپ ﷺ کا فرمانا کہ اے چچا تم آخری مہاجر ہو، تمہارے بعد جو بھی مکہ مکرمہ چھوڑ آئے گا اسے مہاجر کا لقب نہیں ملے گا۔ اس لئے امام بخاری فرماتے ہیں "لاھجرة بعدالفتح" [30] حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں "ھاجرقبل الفتح بقلیل وشھد الفتح" حضرت عباس نے فتح مکہ سے قدرے پیشتر ہجرت کی اور آپ فتح مکہ میں حاضر تھے۔

معلوم ہوا کہ اس واقعہ کو اجرائے نبوت کے لئے بطور تشبیہ استعمال کرنا قادیانیوں کی جہالت کا شاہکار ہے۔

حدیث: ابو بکر خیر الناس بعدی:[31]

قادیانی استدلال: "ابوبکرخیرالناس الاان یکون نبیا" ابو بکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ نبوت جاری ہے۔

جواب نمبر1: "الناس" سے مراد عام لوگ ہیں، نبی نہیں۔اگر "الناس" سے مراد نبی ہو تو حضرت ابو بکر کو خیر الناس کا لقب نہیں ملے گا۔اس کی تائید واقعات عالم کے علاوہ دو روایتیں بھی کرتی ہیں جو آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔گویا آسان لفظوں میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ باقی تمام لوگوں سے افضل حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔

جواب نمبر2: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "ماضحب النبیین والمرسلین ولا صاحب یسین افضل من ابی بکر" رحمت دوعالم ﷺ سمیت تمام انبیاء ورسل کے صحابہ سے ابو بکر افضل ہیں۔[32]

حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کنزالعمال میں ص180ج12 پر روایت کے یہ الفاظ ہیں "ابوبکر وعمر خیرالاولین والآخرین وخیر اھل السموات وخیر اھل الارضین الا النبیین والمرسلین" زمینوں وآسمانوں کے تمام اولین وآخرین سوائے انبیاء ومرسلین کے باقی سب سے ابو بکر وعمر افضل ہیں۔[33]

ان تمام روایات کو سامنے رکھیں تو مطلب واضح ہے کہ انبیاء کے علاوہ باقی سب سے افضل ابو بکر ہیں۔ان تمام روایات کے سامنے آتے ہی قادیانی دجل پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

حدیث: انا مقفیٰ

قادیانی استدلال: حضور ﷺ فرماتے ہیں: "انامقفی[34]" یعنی آپ ﷺ کے بعد جو نبی آئیں گے آپ ﷺ ان کے مقفیٰ یعنی مطاع ہونگے۔

جواب نمبر1: "وقفینامن بعدہ بالرسل"[35] آیت کریمہ دلالت کررہی ہے کہ یہاں "الذی قفی بہ" سب کے آخر میں آنے والے کا معنی دیتا ہے۔حضرت ابو موسی اشرعی سے روایت ہے "انا محمد واحمد والمقفیٰ" "قال النووی المقفیٰ العاقب" امام نووی فرماتے ہیں کہ مقفیٰ کے معنی آخر میں آنے والے کے ہیں لہٰذا آخر میں آنے والے کسی نبی کے مطاع، کا معنی قادیانی تحریف ہے۔

درود شریف اور قادیانی مغالطہ:

قادیانی: "اللھم صل علی محمدوعلی آل محمدکماصلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔اللھم بارک علی محمدوعلی آل محمدکمابرکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمیدمجید"

حضرت ابراہیم علیہ السلام اوررانکی اولاد پر خیر وبرکت کا ذکر ہے اس سے کثرت اولاداوربقاء نسل مراد ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے "قالوااتعجبین من امرالله ورحمةالله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميدمجيد"[36]

تفسیر عثمانی میں ہے کہ بعض محققین نے لکھا ہے کہ درود ابراہیمی اس آیت شریف سے اقتباس کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت سارہ کو ملنے والی خیر وبرکت سے اولاد مراد ہے۔ عطائے نبوت کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے درود شریف میں نبوت ورسالت کی برکت مراد نہیں۔

جواب نمبر2: اگر "صل" یا "بارک" سے نبوت مراد ہے "صل علی محمد، بارک علی محمد" کے معنی ہونگے محمد ﷺ کو نبوت کی برکت عطا فرما۔ حضور ﷺ نبی ہوتے ہوئے اپنے لئے نبوت کی دعا کررہے ہیں اورامت بھی حضور ﷺ کے لئے عطائے نبوت کی دعا کررہی ہے۔ یہ بات نہ صرف یہ کہ بیہودہ ہے بلکہ بداہۃ غلط ہے۔

جواب نمبر3: ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تو مستقل وتشریعی نبی تھے کیا حضور ﷺ کی اولاد میں بھی تشریعی نبی ہونگے ؟ یہ تو مرزائیوں کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔

جواب نمبر4: ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں مستقل نبوت کا سلسلہ چلا۔ حضور ﷺ کی اولاد میں چودہ سو سال میں کوئی نبی نہ بنا۔ اوربقول مرزائیوں کے جو بنا، تووہ حضور ﷺ کی اولاد سے نہیں تھا۔ اوروہ بنا بھی توظلی وبروزی بنا۔ جس ظلی وبروزی کا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ذکر ہی نہیں۔ غرض مرزا کی تحریف کو تسلیم بھی کرلیں تولفظ "کما" کا کمال یہ ہے کہ اس کے معنی مرزا پرفٹ نہیں آتے۔ اس مرزائی تحریف پرسوائے "سبحانك هذا بهتان عظيم " کے اور کیا کہا جاسکتا ہے ؟

جواب نمبر5: حضور ﷺ کی شریعت اتنی اعلیٰ، افضل، اکمل اوراتم ہے کہ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزارانبیا علیہم السلام کی تمام شریعتیں ملکر آپ ﷺ کی شریعت کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ آج سے چودہ سو سال قبل آپ ﷺ کو جو شریعت ملی اسکا مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیا یہ آپ ﷺ کی شان میں گستاخی نہیں کہ آپ ﷺ جیسی شریعت کے ہوتے ہوئے اسکے مقابل حضرت ابراہیم علیہ السلام اورانکی اولاد جیسی نعمت(شریعت) مانگیں۔ "اتستبدلون الذى ادنى بالذى هوخير"

جواب نمبر6: قادیانی جاہلوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں لفظ کما ہے جس سے قادیانی مشابہت تامہ سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ من کل الوجوہ نہیں ہوا کرتی بلکہ، ایک جز میں مشابہت کی وجہ سے ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہت دے دی جاتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وحی اور قادیانی مغالطہ:

قادیانی یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیامیں تشریف لائیں گے توان پر وحی نازل ہوگی یانہیں۔اگروحی ہوگی توثابت ہواکہ حضور ﷺ کے بعدوحی ہوسکتی ہے۔پس مسلمانوں کاعقیدہ غلط ہوا۔اوراگروحی نہ ہوگی توکیاحضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت چھن گئی؟

جواب نمبر1: انقطاع وحی سے مرادانقطاع وحی نبوت ہے۔باقی کشف ،الہام،ورؤیاتو امت میں جاری ہے۔اورخودقرآن گواہ ہے کہ ہدایت کاراستہ دکھانے اورکسی مخفی امرپر مطلع کرنے کے لئے وحی نبوت کے علاوہ اور بھی راستے ہیں۔جیسے فرمایاگیا"واوحینا الی ام موسی "،یا"واوحی ربک الی النحل"شہد کی مکھی یاام موسیٰ کوجورہنمائی ہوئی قرآن نے اسے وحی سے تعبیر کیاہے۔حالانکہ وہ لوگ نبی نہ تھے۔معلوم ہواکہ حضرت عیسیٰ کوجووحی ہوگی وہ وحی نبوت نہ ہوگی۔لہٰذاان کی طرف وحی کاہوناامت کے عقیدہ انقطاع وحی نبوت کے منافی نہ ہوگا۔

جواب نمبر2: وحی شریعت،لازم نبوت ہے۔مگراس کے یہ معنی نہیں کہ ہروقت اور آن اس پروحی نبوت نازل ہوتی رہے گی۔اوراگروحی نازل نہ ہوتووہ نبوت سے معزول ہوجائے۔اس قادیانی فلسفہ سے تومعاذاللہ حضور ﷺ بھی کبھی نبوت کے عہدہ پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوتے رہے ہونگے؟کیوں کہ ابتداء میں توبرابر چھ ماہ تک اورواقعہ افک میں ایک ماہ تک برابروحی کاآناموقوف رہا۔توکیامعاذاللہ حضور ﷺ ان ایام میں نبوت سے معزول سمجھے جائیں گے؟(معاذاللہ)بے شک عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے لیکن اب ان پروحی نبوت کاآنالازم نہیں،کیونکہ بحکم اللہ تعالیٰ دین کامل ہوچکاہےاوراب وحی نبوت کی حاجت نہیں۔اس لئے نبی ہونے کےباوجودان کووحی نبوت نہ ہوگی۔

خلاصہ:

1. بنی اسرائیل میں نبوت جاری تھی توایک نبی کے بعداس کاجانشین نبی ہوتاتھا۔اس امت میں نبوت ختم اورخلافت جاری ہوگئی اب قیامت تک خلفاء آئیں گے۔
2. رسول اللہ ﷺ نے نبوت کومحل کے ساتھ تشبیہ دے کرآخری اینٹ خودکوفرمایامحل مکمل ہوااورساتھ ہی فرمایا:ختمت الانبیاء
3. رسول پاک ﷺ نے اپنی چھ خصوصیات بیان فرماکرآخرمیں فرمایامجھ پرنبیوں کاسلسلہ ختم کردیاگیا۔
4. رسول پاک ﷺ نے 30 جھوٹے نبوت کے دعوٰی داران کی خبردی اگرکسی سچے نبی نے بھی آناہوتاتواس کی بھی خبردیتے۔

5. رسول پاک ﷺ نے اپنا ایک نام خود فرمایا کہ میں عاقب ہوں اور اس کا معنی بھی خود بتایا کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔
6. رسول پاک ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری امت آخری امت ہے کیونکہ نبی کے آنے پر نئی امت بنتی ہے۔
7. رسول پاک ﷺ نے واضح الفاظ کے ساتھ فرمادیا کہ نبوت اور رسالت منقطع ہوچکی آپ ﷺ کے بعد اب نا کوئی نبی آسکتا ہے اور نہ ہی رسول۔
8. رسول پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی اس طرز پر کہا کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ السلام تھے اسی طرح تم بھی میرے بھائی ہو لیکن شبہ پیدا ہونے کے پیش نظر فوراً فرمایا لانبی بعدی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ کیونکہ ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت عطا ہوئی تھی۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا: "نبوت میں سے مبشرات (اچھے خواب) باقی ہیں نبوت ختم کر دی گئی ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. دورِ جدید کا تقاضا ہے کہ منتخب علمائے کرام کے ردِّ قادیانیت پر دیے گئے دلائل اور کتب کا مطالعہ عام کیا جائے تا کہ عام مسلمان گمراہی سے بچ سکے۔
2. عوام الناس کو قادیانیت کے گمراہ کن عقائد مع ردّ سمجھا دیے جائیں کیونکہ عام مسلمان ان قادیانیوں کو سنی، دیوبندی کی طرح صرف ایک فرقہ سمجھتا ہے۔ جب قادیانیوں کے عام مسلمانوں کے لیے کفر کے فتاویٰ عوام کے سامنے آتے ہیں تو وہ بڑی حد تک گمراہی سے بچ جاتے ہیں۔
3. علماء کی کتابوں میں موجودہ دلائل اور قدیمی اصطلاحات کی تسہیل کر کے سادہ زبان اور جدید انداز میں پیش کیے جائیں تا کہ سادہ ذہن آسانی سے قبول کر لے۔
4. ردّ قادیانیت کا لٹریچر مفت چھاپ کر بھی تقسیم کیا جائے۔
5. ایسے نئے ٹی وی چینل یا موجودہ چینلز کے ائر ٹائم میں ایک گھنٹہ / آدھا گھنٹہ کی نشریات ایسی ہوں جو عوام کو قادیانی فتنے سے بچنے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں مددگار ثابت ہوں۔
6. سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کا سہارا لیا جائے، کارآمد ویب سائٹس بنائی جائیں اور مستند علمائے کرام کے خطابات، کتب، مباحثے وغیرہ اپ لوڈ کیے جائیں اس کے ساتھ ساتھ FAQS یعنی Frequently

Asked Questions یا ASK Imam کا آپشن رکھا جائے تاکہ لوگ آسانی سے سوال وجواب کر کے اپنے اشکالات دور کر لیں۔

حوالہ جات

[1] ۔البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ، جلد3، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، حدیث:3455، مکتبہ دارالسلام، الریاض، السعودیۃ العربیۃ1433ھ؛ مسلم ،القشیری، مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، جلد4، باب خاتم النبیین، داراحیاء التراث العربی، بیروت، حدیث:4773

[2] ۔ابن ماجہ، محمد بن یزید، امام، سنن ابن ماجہ، 2871، مکتبہ دارالسلام، الریاض، السعودیہ العربیہ1428ھ

[3] ۔فتح الباری بشرح صحیح البخاری: جلد6 صفحہ 497، المکتبہ السلفیۃ، لاہور

[4] ۔حنبل، احمد بن حنبل، امام، المتوفی 241ھ، مسند امام احمد، جلد8، مسند الکوفیین، حدیث نمبر18596، مترجم مولانا محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

[5] ۔مسلم، القشیری، مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، جلد4، باب خاتم النبیین، حدیث:5963، داراحیاء التراث العربی، بیروت

[6] ۔البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ،، جلد4، باب خاتم النبیین، حدیث:3535

[7] ۔قادیانی، غلام احمد، مرزا، درثمین فارسی، ص114، فضل عمر پرنٹنگ پریس، قادیان، انڈیا

[8] ۔قادیانی، غلام احمد، مرزا، سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، جلد2، ص246 حاشیہ

[9] ۔مسلم، القشیری، مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، جلد1، باب کتاب المساجد، حدیث:1167، داراحیاء التراث العربی، بیروت

[10] ۔الترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن الترمذی، دارالغرب الاسلامی، بیروت، حدیث:2219؛ الحاکم، ابوعبداللہ النیسابوری، المستدرک علی الصحیحین، دارالکتب العلمیہ1990، حدیث نمبر:8178

[11] ۔سجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، حدیث:4334، مکتبہ دارالسلام، الریاض، 1428ھ

[12] ۔قادیانی، غلام احمد، مرزا، ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج3، ص197، خ ص197، ج3

[13] ۔امام ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج6، ص255

[14] ۔مولانا، نواب صدیق حسن بھوپالی، "حجج الکرامہ "ص540، در مطبع شاہجہانی، بلدہ، بھوپال

[15] ۔مسلم، القشیری، مسلم بن حجاج، المسند الصحیح، ج4، باب فی اسمائہ ﷺ، حدیث:6015، داراحیاء التراث العربی، بیروت

[16] ۔علی قاری، ملا، نورالدین، الجمع الوسائل، حصہ دوم، ص183، المطبعۃ الشرافیہ، مصر1318ھ

[17] ۔کتاب الاستعیاب بر حاشیہ اصابہ۔ مطبوعہ مصر،ص37،ج1

[18] ۔مالکی، قاضی عیاض، کتاب الشفا،ج1،ص191، مطبوعہ استنبول: الترمذی،ج2،ص111

[19] ۔البغدادی،علاؤالدین بن علی بن محمد،امام،المتوفی745ھ، تفسیر خازن،ج7،ص71، طبع مصر1339ھ

[20] ۔جوزی، محمد بن قیم،علامہ،حافظ،،زادالمعاد،ج1،ص65، نفیس اکیڈمی، کراچی

[21] ۔الترمذی، محمد بن عیسیٰ،السنن الترمذی، کتاب الرویا،باب ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات،حدیث:2272،دارالغرب الاسلامی،بیروت

[22] ۔ مسلم،القشیری، مسلم بن حجاج،المسند الصحیح،ج4،کتاب فضائل الصحابہ،حدیث:6217،داراحیاءالتراث العربی،بیروت

[23] ۔ابن ماجہ، محمد بن یزید،امام، سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز،حدیث:1511، مکتبہ دارالسلام،الریاض،السعودیہ العربیہ1428ھ

[24] ۔ تاریخ الکبیر لابن عساکر،ج1،ص492

[25] ۔مجمع البحار،الانوار،ص85:در منثور،ج5،ص204

[26] ۔علامہ علاءالدین علی متقی،المتوفی975ھ، کنزالعمال،ج8،ص33،دارالاشاعت،اردوبازار،ایم اے جناح روڈ، کراچی

[27] ۔الشیخ محمد طاہر، تکملہ مجمع البحار،ص85

[28] ۔ مسلم،القشیری، مسلم بن الحجاج،المتوفی261ھ،المسند الصحیح،ج2،کتاب الحج،حدیث:3376،دارالعلم، بمبئی،انڈیا

[29] ۔علامہ علاءالدین علی متقی،المتوفی975ھ، کنزالعمال ج1،ص270،حدیث:34999دارالاشاعت،اردوبازار،ایم اے جناح روڈ، کراچی

[30] ۔البخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،الجامع المسند۔۔۔وایامہ، کتاب فضائل اصحاب النبی،باب فضل ابی بکر بعد النبی،ج3،ص3655،دارالسلام الریاض،السعودیۃ العربیۃ

[31] ۔ مسلم،القشیری، مسلم بن الحجاج،المتوفی261ھ،المسند الصحیح،ج2،کتاب الامارۃ،،حدیث:4831،داراحیاءوالتراث العربی،بیروت

[32] ۔علامہ علاءالدین علی متقی،المتوفی975ھ، کنزالعمال،ج12،ص159،روایت نمبر804، مطبوعہ دکن

[33] ۔ایضاً:ص180

[34] ۔ مسلم،القشیری، مسلم بن الحجاج،المتوفی261ھ،المسند الصحیح،ج4،کتاب الفضائل،حدیث:6108،دارالعلم، بمبئی،انڈیا

[35] ۔القرآن02البقرۃ:87

[36] ۔القرآن11ھود:73